

اماطتہ الادی

عن

نسب غوث الوری

فیض ملت، شمس المصنفین، أستاذ العرب والعجم، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی

مدظلہ العالی

www.faizahmedowaisi.com

www.faizaneowaisi.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَ الرَّسُلِیْنَ

اماطتہ الاذی

عن

نسب غوث الوری



فیضِ ملت، شمسِ المصطفین، اُستاذ العرب والعجم، مُفسِّر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی





بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم

﴿پیش لفظ﴾

فقیر نے مناظرہ شیعہ کی مشہور کتاب ”کلید مناظرہ“ میں دیکھا اُس کے مصنف نے سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) کا انکار کیا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہودیوں کا دلال لکھ مارا (معاذ اللہ)۔ خون کھول گیا فوراً اُس کے ازالہ میں یہ رسالہ لکھ کر اس کا نام ”اماطتہ الاذی عن نسب غوث الوری“ رکھ دیا۔ یہ رسالہ پہلے ایک مجموعہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اب اسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ علیحدہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کی تدوین میں حضرت مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کراچی نے کافی محنت کی ہے جبکہ ان کے ہونہار بھائی مولانا محمد سرفراز احمد اختر القادری نے تصحیح میں بھرپور تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں اہل علم برادران کو دین و دنیا میں خوب نوازے۔ (آمین)

اس موضوع پر مزید تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ ”کیا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سید نہیں؟“ دیکھیں۔

وما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ علی حبیبہ الاعلیٰ

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

☆.....☆.....☆



غوثیہ نسب نامہ

عارف باللہ حضرت مولانا جامی اپنی مشہور کتاب ”لفحات الانس“ اور علامہ ابوالفرح عبدالرحمن شہاب معروف بہ ابن رجب ”طبقات حنابلہ“ میں آپ ﷺ کو صحیح النسب سادات ”حنی“ لکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں قلاوۃ المتجر، نزہت بھجتہ اور طبقات خزات الوفیات وغیرہ طبقات بھی ہم زبان ہیں کہ آپ ﷺ صحیح نسب ”حنی“ تھے۔

آپ ﷺ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح ابن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ، زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بطونی، بن عبداللہ الحفص، بن حسن، بن امام ہمام سیدنا حسن، گویا گیارہ (11) واسطوں سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت مولانا علی ﷺ سے جاملتا ہے۔

آپ ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے حنی ہیں اور پندرہ (15) واسطوں سے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت علی ﷺ سے جاملتا ہے۔ (تفصیل آگے آتی ہے۔)

طعن



آپ ﷺ کو انگریز ایرانی النسل اور شیعہ سرے سے ”سید“ نہیں مانتے۔ انگریز کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے پڑھئے اور شیعہ کی عبارات اور اس کے جوابات آنے والے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ غلط خیال ہے کہ آپ ﷺ ایرانی النسل تھے۔ اس دعویٰ کے لئے کوئی سند پیش نہیں کی جاسکتی ہے اگر آپ ﷺ عربی النسل نہ ہوتے تو آپ ﷺ کے معاصرین خصوصاً وہ علماء جو آپ ﷺ کے سامنے زانوئے ادب تہہ (ادب سے بیٹھا) کرتے تھے مثلاً مفتی عراق ابوبکر عبد اللہ بن نصر بن حمزہ البکری البغدادی اپنی کتاب ”انوار الناظر“ میں جو حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی ﷺ کی سیرت سے متعلق ہے اس کا تذکرہ ضرور کرتے۔

”ایرانی حبشی، زنجی (نیکو) یا ترکی نسبت کو نہ اس زمانے میں مسلمان پست تصور کرتے تھے اور نہ قرون وسطیٰ کے کسی دور میں کیونکہ ”نیچ ذات“ خالص ہندوانہ تصور حیات ہے۔ مفروضات کی دنیا وسیع ہے بلکہ بعض اوقات گھناؤنی



(خطرناک) بھی نظر آتی ہے اور شیعہ کا خیال ہے شیخ سید نہ تھے۔ ملاحظہ ہو (کلیڈ مناظرہ، صفحہ نمبر ۴۱۴)

جواب

یہ صرف شیعوں کی متعصبانہ چال ہے۔ وہ صرف اس لئے کہ حضور غوث پاک ﷺ نے شیعہ عقائد کی بھرپور تردید فرمائی ہے۔ اُن کا قاعدہ ہے کہ جو اُن کے نظریات کا مخالف ہو اُسے سب دشمن اور الزام تراشی و بہتان بازی سے نوازتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے آئمہ زادوں کو معاف نہیں کیا مثلاً حضرت زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم یعنی حضرت امام حسین ﷺ کے پوتے اور حضرت زین العابدین ﷺ کے صاحبزادے کو کافر کہتے ہیں حالانکہ وہ عالم، متقی اور پرہیزگار تھے۔ مروانیوں کے ہاتھ شہید ہوئے اور اُن کے صاحبزادے حضرت یحییٰ بن زید ﷺ کے بھی دشمن ہیں اور ایسے ہی ابراہیم بن موسیٰ کاظم ﷺ اور حضرت جعفر بن علی ﷺ یعنی حضرت امام حسن عسکری ﷺ کے بھائی کو بھی کذاب کہا پھر حسن بن شعیبہ اور اُن کے صاحبزادے حضرت عبداللہ محض ﷺ اور اُن کے بیٹے حضرت محمد ملقب ﷺ بہ نفس زکیہ کو کافر و مرتد لکھتے ہیں اور ابراہیم بن عبداللہ اور زکریا بن محمد باقر اور محمد بن عبداللہ بن حسین بن حسن اور محمد بن قاسم بن حسن اور یحییٰ بن عمر رضی اللہ عنہم جو کہ حضرت زید بن امام زین العابدین ﷺ کے پوتوں میں سے ہیں اُن سب کو ”کافر و مرتد“ کہتے ہیں (معاذ اللہ)۔ اسی طرح وہ تمام سادات حسنیہ و حسنیہ جو حضرت زید بن علی امام زین العابدین ﷺ کی امامت اور بزرگی کے قائل ہیں سب کو گمراہ جانتے ہیں۔ تفصیل اور حوالہ جات فقیر کی کتاب ”آئینہ شیعہ مذہب“ میں ملاحظہ ہو۔

بناء بریں اگر وہ غوث جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی ﷺ کو گالیاں دیں اور بت پرستوں اور یہودیوں کا چودہری لکھیں (معاذ اللہ) تو مجبور ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم ﷺ کے نسب مبارک کو تاریخ نے سورج سے زیادہ واضح کیا ہے۔

دلائل از کتب شیعہ

شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی نے ”تذکرۃ السادات“ میں لکھا ہے کہ ”سلسلہ انساب پدری حضرت



قطب ربانی بحر المعانی شیخ الجن و الانس شیخ عبدالقادر جیلانی موسیٰ جون بن عبداللہ

المحض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام مفتھی می شود“ (۲)

کتاب مذکور کی عبارت مسطور بالا لکھ کر منکرین کو یعنی شیعوں کو یوں سمجھاتے ہیں کہ

”ہر کہ طعن برایشان دارد از روئے عقائد دارد نہ از روئے نسب و اگر طعن از روئے نسب

باشد لاحاصل است چرا کہ در تواریخ نسابان ماضیہ سیادت ایشان ثابت است۔“

یعنی جو کوئی مذہب شیعہ میں ان پر طعن (لعت ملامت) کرتا ہے تو بوجہ ان کے مذہب (سُنی) کے ورنہ آپ کے نسب

پر کسی کو طعن کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں اگر کوئی کرے بھی تو بے وقوفی ہے اس لئے کہ سابق دور میں جتنا نسب بیان

کرنے والے محققین ہیں سب کے نزدیک آپ ﷺ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) مسلم ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں

کہ

”سید قطب الدین حسنی حسینی عمزاد حضرت غوث الثقلین است۔“

(۲) مرتضیٰ شیعہ نے ”بحر الانساب“ میں لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی منسوب است بعبداللہ بن یحییٰ

بن محمد رومی بن داؤد الامیر الکبیر بن موسیٰ ثانی الخ۔ یاد رہے کہ حضرت موسیٰ حسن مثنیٰ کے پڑوتے

www.FaizaneQwaisia.com

ہیں۔

(۳) ”روضۃ الشہداء“ میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ قطب الاقطاب سیدی محی الدین عبدالقادر قدس

سرہ منسوب است بعبداللہ بن یحییٰ۔

اہلسنت کی کتب سے دلیل

ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ چند ایک مشاہیر (نامور، مشہور) کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عارف جامی نفحات الانس میں، ملا علی قاری نے نزہتہ الخاطر میں، علامہ علاؤ الدین

نے تحفۃ الابرار میں، علامہ اربلی نے تفریح الخاطر میں، سلاتہ الافاضل علامہ سید محمد

مکی نے سیف ربانی میں علامہ شیخ سراج الدین شافعی نے دررالجوہر، علامہ سید مومن نے نو

والابصار وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) فی غیر ہالا یعلم عددہم الا اللہ ورسولہ الاعلیٰ (جل جلالہ)

فقیر صرف علامہ شہیر فہامہ بے نظیر حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی عبارت پیش کر کے بحث کو ختم کرتا ہے۔



”الشيخ السيد عبدالقادر الجيلاني سيد شريف الطرفين صحيح النسبين من الابوين الامام
 الاحسينين الحسن و الحسين بحسب الابتداء الذي عليه الانتهاء متواتر صحيح ثابت ظاهر
 كظهور الشمس في اربعته النهار لا يقبل الجمجمته والنزاع كما عليه الاجماع رغما للمبتدعة
 الرفضته اهل الزيغ والنفاق والشقاء حفظنا الله والمسلمين من كين الحاسدين الضالين يحسدون
 الناس على ما اتاهم الله من فضله وهو ارحمه الراحمين فلا حاجته الاقامته الدليل على هذا النسب
 الشريف الواضع البرهان المشهور لكل مكان كما قال الشاعر فلا يصح في الاذهان شيئي اذا
 احتاج النهار الى دليل.“ (نزهة الخاطر)

اسی طرح حجۃ البیضاء میں لکھا ہے کہ

”الشيخ محي الدين ابو محمد سيد عبدالقادر الحسيني الحسيني الجيلاني رحمة الله عليه
 الشريف من جانب الام الى الامام الهمام سيدنا الامام حسين ثبت برواته المعتمدات من
 المعثرات الشقات العلماء المحدثين والمورخين والفقهاء الكاملين العالمين رحمهم الله
 تعالى.“

موسیٰ زھوش رفت بہ یک برتو صفات
 تو عین ذات سے نگری در تہمی

فائدہ

ہم نے اختصار کے پیش نظر ان دو (2) عبارتوں اور چند کتابوں کے اسماء پر اکتفاء کیا ہے ورنہ سینکڑوں سے تعداد
 آگے بڑھنا چاہتی ہے چونکہ وہ طویل لا طائل (بے فائدہ) اور امر لا حاصل ہے اسی لئے ترک کر دیا۔
 منصب مزاج (انصاف پسند) کے لئے اتنا کافی اور ضدی ہٹ دھرم کے لئے دفا تر بھی نا کافی۔
 والدہ محترمہ کی طرف سے نسب شریف یوں ہے

السيد الشيخ محي الدين ابو محمد عبدالقادر ابن السيد أم الخير أمة الجبار فاطمة بنت
 السيد عبد الله الصومعي الداهدين السيد كمال الدين عيسى بن السيد الامام علاؤ الدين الجواد
 ابن الامام علي الرضاء ابن الامام موسى الكاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد بن الباقر
 بن الامام زين العابدين ابن الامام الهمام سيد الشهداء ابي عبد الله الحسين ابن سيدنا امير



المؤمنین علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ان قوی دلائل کے بعد حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”لا یجتمع أمتی علی الضلالة“ یعنی ”میری اُمت کا گمراہی پر اجماع نہیں ہو سکتا“۔ اور فرمایا ”یبداء اللہ علی الجماعة“ یعنی ”جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے“۔ یعنی حق جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم نے مضمون سابق میں نہ صرف اہلسنت و جماعت کی تصریحات (وضاحت) پیش کی ہیں بلکہ اہل تشیع کے بہت بڑے بڑے مجتہدین اور آقاؤں کی غلط فہمیوں کی تردید عبارات میں پیش کی ہیں۔ اس کے باوجود پھر بھی کوئی ضد کرتا ہے تو اسے بھی حضور ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات غور سے پڑھنے چاہئیں۔ ”من شذذ فی النار“ (ابن ماجہ) یعنی ”جو جماعت سے ہٹ کر اپنی رائے پر ڈٹا رہے تو وہ جہنم میں جائے گا“۔ اور فرمایا،

”من فارق الجماعة قدر شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه“۔ (مسند امام احمد، ابوداؤد شریف) یعنی

”جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدہ ہوتا ہے تو وہ سمجھے کہ وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال رہا ہے“۔

ان تمام دلائل سے بھی سیدنا غوث الاعظم ﷺ کے ”سید“ ہونے کا منکر ہے تو ان کی سیادت (نورگی) میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی البتہ منکر کی بد قسمتی ہوگی اور نقصان ہوگا تو اسی کا۔ اسی لئے کہ سورج پر تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر ہی پڑتا ہے۔

تمتہ بحث النسب

یاد رہے کہ نہ صرف موجودہ شیعہ سیدنا غوث الاعظم ﷺ کے نسب شریف کے منکر ہیں بلکہ ایک مدت سے یہ تحریک جاری ہے سب سے پہلے ”عمدة المطالب فی نسب آل ابی طالب“ کے مصنف نے یہ حرکت کی اور اس کا مصنف زیدی شیعہ تھا۔ چنانچہ حج الکرامہ صفحہ ۲۳۱ میں لکھا ہے ”صاحب کتاب عمدة المطالب فی نسب آل ابی طالب“ کہ نیز ”اواز علمائے زید یہ است“ پھر اُس وقت سے نہ صرف اہلسنت نے تردیدیں کیں بلکہ علمائے شیعہ بھی اس کی تردید میں کمر بستہ ہوئے جن کے چند حوالہ جات فقیر نے اوپر لکھ دیئے۔

بہکانہ کا موجب

اصلی غرض تو ان کی وہی ہے کہ حضرت غوث الاعظم ﷺ شیعہ رافضی مذہب کے رد میں کمر بستہ رہے اسی لئے ان



کی شخصیت کو شیعوں کے لیے گھٹانا ضروری ہوا۔ پھر انہیں عوام کو غلطی میں ڈالنے کا موقع مل گیا کہ **حضرت غوث الاعظم** کے لقب میں عموماً **”الشیخ“** لکھا جاتا ہے۔ شیعہ نے کہا کہ **حضور غوث الاعظم** سید نہ تھے ورنہ انہیں شیخ کیوں لکھا اور کہا جاتا ہے؟ اگرچہ ان کے مذہبی پیشواؤں نے دلائل سے سمجھایا کہ **حضور غوث الاعظم** یقیناً سید تھے۔ منجملہ ان کے ایک دلیل یہ بھی دی کہ **”سید قطب الدین“** **”حسنی حسینی“** ہیں اور وہ **حضرت غوث الثقلین** کے **”چچیرے بھائی“** ہیں۔ **سید قطب الدین** کے لقب میں بھی **”شیخ“** مذکور ہے اور اس کی ایک تاریخی دستاویز کتاب شیعہ بحر الانساب صفحہ ۲۴ سے لیجئے۔ مصنف **”بحر الانساب“** بعض اولاد حسن یعنی

”سپاہ انگیز“ چچیرے برادر **سیدنا غوث الاعظم** کے حالات بیان کرتے ہوئے لفظ **”شیخ“** پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”سپاہ انگیز بن ابراہیم بن زید بن امام حسن از بغداد روئے بولایت دارالمرز جیلان نہاد و مدتی روزگار در شعب جبال بسربرد و بر اسپاہ انگیز می گفتند از جهت آنکہ باہشام بن عبدالملک بن مروان بسیار مجادلہ نموده بود آخر الامر بدارالمرز جیلان موضع کوہ پایہ وطن ساخت و ذریات وے بسیار رشد تازمان خلفاء بنی عباس و آن ملعون حکم کردہ بود کہ سید صحیح النسب را بکشند چون خلفائے بنی عباسی بکوہ پایہ ناز زندران بموضع استاق رسیدنا سیدان راز جر و سیاست می کردند کہ اینہا کہ در استاچ باشند شیخ اندسید نیستند چون آن منافقین ایں سختان شنیدند دست از کشتن سادات باز داشتند و ازان زمان القاب ایشان شیخ مذکور است و سیادت شان مخفی بماند۔“

سپاہ انگیز ابن ابراہیم بن زید بن امام حسن بغداد سے پہاڑوں میں چھپ گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ **ہشام بن عبدالملک** سے انہوں نے جنگ کی لیکن بوجہ کمی کے پہاڑوں میں وطن بنالیا، اس بد بخت خلیفہ نے حکم جاری کیا کہ ہر سید صحیح النسب کو قتل کر کے ان کی بنیاد بھی ختم کر دی جائے۔ انہوں نے تلاش کر کے ان حضرات کو پالیا۔ لیکن وہاں کے باسیوں نے ان کی جان بچانے کے لئے قسم کھائی کہ یہ لوگ شیخ ہیں۔ اس وجہ سے اس وقت سے ان کا نام **”شیخ“** مشہور ہو گیا۔ اس روایت سے شیعوں کا وہ اعتراض بھی دفع ہو گیا جو لکھا کہ **”جنگی دوست عجمی ہے“**۔ (کلید مناظرہ، صفحہ نمبر ۲۱۵) اس



سے اُس کا مقصد یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم ﷺ کے والد ایک عجی تھے اسی لئے سید نہیں (لاحول ولا قوۃ) کیا عجمیت سیادت کو حائل ہے؟ کیا جنگی دوست کے لفظ سے سیادت کی نفی ہوتی ہے؟ تو پھر اس طرح سپاہ انگیز کے لفظ سے بھی ان کے چچیرے بھائی سے سیادت کی نفی کرنی چاہیے۔ حالانکہ وہ غلط ہے جس طرح وہ غلط ہے تو یہ بھی غلط۔ اصطلاح صوفیہ میں شیخ ”نائب و وارث“ نبوت کو کہا جاتا ہے۔

بہر حال شیعہ اپنی اندرونی بیماری سے غلط بیانی کرتے ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم ﷺ کے متعلق ”پاکستان“ کا ایک منہ پھٹ گستاخ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین اپنے پمفلٹ توحید خالص صفحہ نمبر ۳۰ میں لکھتا ہے۔

اُسی سال (۱۵۹۳ھ میں) عبید اللہ بن یونس بن احمد الوزیر جلال الدین ابوامظفر الحسینی نے وفات پائی۔ وہ شروع میں سرکاری دفاتر کانگراں تھا بعد کو خلیفہ نے اُسے وزیر مقرر کر دیا۔ وہ قرآن و حدیث و فقہ، حساب، انجینیئر ی، الجبرا اور علم الحساب کا عالم اور امام تھا۔ مگر اُس نے چند اعمال سے اپنے معاملہ کو لوگوں کی نگاہ میں گرالیا اور اُن چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے الشیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ کے گھر کو سمار کر کے ان کی اولاد کو در بدر کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اُس نے رات کے وقت آدمی بھیجا جس نے شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ کی قبر کو ڈالی اور اُن کی ہڈیاں دریائے دجلہ کی لہروں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ وقف کی زمین ہے اس میں کسی کا دفن کیا جانا حلال نہیں ہے۔

نسبی فخر

حضور غوث الاعظم الثقلین ﷺ کو حضور سرور عالم ﷺ کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ وہ اس طرح کہ آپ ﷺ کے والد ماجد سید ابوصالح موسیٰ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن ﷺ سے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امۃ البجاریہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین ﷺ سے ملتا ہے اور گلستان شہادت کے یہ دونوں نونہال سرور عالم ﷺ کے جگر گوشہ، نواسے اور آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدتنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے

ہیں، اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت غوث الاعظم ﷺ نسباً ”حسنی و حسینی سید“ ہیں۔ اللہ و من قال

۔ شاہ حسن کے اک گل رعنا جناب ہیں

حضرت حسین کے درزیبا جناب ہیں



آپ ﷺ کے دونوں نسب نامے تفصیلاً ملاحظہ ہوں۔

پدری نسب نامہ

والد ماجد کی طرف سے آپ ﷺ کا نسب یوں ہے۔ سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگلی دوست بن سید ابی عبداللہ بن سید یحییٰ الزاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ الحض بن سید حسن المہشی بن سیدنا امیر المؤمنین امام حسن بن سیدنا امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ (۳)

مادری نسب

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ ﷺ کا نسب نامہ یوں ہے۔ سیدتنا اُم الخیر امتہ الجبارہ فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی الزاہد بن سید ابو جمال بن سید محمد بن سید محمود بن سید ابو العطا عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن سید علی الرضا بن سید موسیٰ الکاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امیر المؤمنین امام حسین بن اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ سید و عالی نسب در اولیاء نور چشم مرتضیٰ و مصطفیٰ ﷺ و ﷺ۔

خاندانی حالات

فقیر حضور غوث الوریٰ ﷺ کے مبارک خاندان کے حالات بھی عرض کرتا ہے تاکہ آئندہ تاقیامت کوئی بد بخت حضور غوث اعظم ﷺ کی نسب عالی اور آپ ﷺ کی سیادت (بزرگی) نسب عالی اور آپ ﷺ کی سیادتِ نسب کے خلاف دریدہ دہنی (بدزبانی) نہ کر سکے۔ تفصیل تو فقیر کی ضخیم تصنیف ”ہمہ خانہ چراغ“ میں ہے۔ یہاں چند ایک اسمائے گرامی مع مختصر حالات عرض کرتا ہوں تاکہ مخالفین کو سمجھایا جاسکے کہ غوث الاعظم ﷺ کس صدف کے موتی ہیں۔ (تخیال سے) آپ ﷺ کے نانا کا نام عبداللہ صومعی ﷺ تھا۔ آپ ﷺ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل و کمال تھے۔ بڑے بڑے مشائخ کرام سے آپ ﷺ شرفِ ملاقات حاصل کیا، سرگروہ



زہاد تھے۔

شیخ ابو عبد اللہ محمد قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ ﷺ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس پر آپ ﷺ خوش ہوتے تو اللہ کریم اس کو انعام و اکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ ﷺ نوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتے تھے۔

”کان ینخبر بالامر قبل وقوعه فیقع کما ینخبر“.

آپ ﷺ اکثر امور کے واقعہ ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ ﷺ اُن کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اُسی طرح ہی واقعات پذیر ہوتے تھے۔

(پجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۴۳، مطبوعہ مصر، بحاث الانس فارسی، صفحہ نمبر ۳۵۱، مطبوعہ الاولیاء، صفحہ نمبر ۶۳)

قافلہ کی مدد فرمانا

حضرت ابو عبد اللہ محمد قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ہمراہ **سمرقند** کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وہ ایک صحرا میں پہنچے تو اُن پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کر دیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اس مشکل کے وقت شیخ عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور

سبوح قدوس ربنا اللہ تفرقی یا خیل عنا پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے منتشر ہو کر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے اور ہم اُن ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں ہم نے آپ ﷺ و ہر چند تلاش کیا مگر آپ ﷺ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو اُن لوگوں نے حلفا کہ

ما غاب الشیخ ﷺ یعنی

”اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔“

(پجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۳)



حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست ﷺ

آپ ﷺ حضرت غوث الاعظم ﷺ کے والد محترم تھے۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی سید موسیٰ کنیت ابوصالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ ﷺ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ

آپ ﷺ کا لقب جنگی دوست اس لئے تھا کہ آپ ﷺ خالصاً نفس کشی اور ریاضت شرعی میں فردِ واحد تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لئے مردِ دلیر تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں

”ایک دن آپ ﷺ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جارہے تھے۔ آپ ﷺ نے جب اُن کی طرف دیکھا تو غصہ سے اُن مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ ﷺ کے تقدس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی، خلیفہ وقت کے سامنے اُنہوں نے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ ﷺ کے خلاف خلیفہ وقت کو ابھارا۔

خلیفہ: سید موسیٰ ﷺ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سید موسیٰ ﷺ دربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اُس وقت غیظ و غضب سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

خلیفہ: (لکار کر کہتا ہے) آپ ﷺ کون ہیں جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟

حضرت سید موسیٰ ﷺ: میں محتسب ہوں اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ: آپ ﷺ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سید موسیٰ ﷺ: (زعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر

ایسی رقت طاری ہوئی کہ سر بزا نو ہو گیا (زانوں پر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کرتا ہے۔



حضور والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بڑھ کر ملکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا۔
 ”عالی جاہ! آپ رحمۃ اللہ علیہ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ: (اپنے متوکلا نہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے کی کیا پرواہ ہے۔ اُس دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

سیدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ رحمۃ اللہ علیہا سیدنا غوثِ صدیقی قدس سرہ النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا نام مبارک عائشہ کنیت ام محمد تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا بہت بڑی عابدہ، زاہدہ اور عارفہ تھیں۔
 شیخ ابوالعباس احمد و ابوصالح عبد اللطیفی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں۔ نماز استسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پھوپھی جان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا دعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

”فقامت الی رحمة یتھا و کنست الارض و قالت یارب انا کنست فرش انت“.

آپ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر جھاڑودی اور بارگاہِ الہی میں عرض کی کہ

”اے میرے پروردگار! میں نے زمین کو صاف کر دیا ہے تو اس پر چھڑکاؤ کر دے۔“

آپ رحمۃ اللہ علیہا کی یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور لوگ بارش میں بھگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے۔



یہاں صرف نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ ”ائم خانہ چراغ“ دیکھئے۔

رقہہ قلم القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی ^{غفرلہ}

۱۲ شوال ۱۴۱۸ھ

بہاولپور، پاکستان

حواشی و حوالہ جات

(۱) کلید مناظرہ

(۲) یہ کتاب بفرمان سلطان بن سلطان شاہ عالم بہادر شاہ غازی فرزند سلطان اورنگزیب جو شیعہ مذہب رکھتا تھا۔

سادات کرام صحیح النسب کے بیان میں لکھی گئی اور نہایت دقت نظر سے اعلیٰ درجہ کی جانچ پڑتال کے بعد تیار ہو کر عملدرآمد کے لئے پیش کی گئی، برخوردار مطبوعہ بمبئی کتاب کے ٹائٹل پر مولف کی شان میں یوں لکھا ہے **قبلہ و کعبہ نجیب**

الطرفین مرتضیٰ المقلب بعلم الہدی من جدہ علی المرتضیٰ علیہ الالف التحیہ الثناء ۱۲،

(۳) حافظ ذہبی اور حافظ ابن رجب نے ابوصالح عبداللہ بن جنگی دوست لکھا ہے مگر یہ خلاف صواب ہے۔

فائدہ

اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”ابوصالح“ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت لکھی ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے کہ یہ کنیت حضرت

جنگی دوست کی ہے۔

تمام حضرات کے تفصیلی حالات و دلائل و عجائبات و تحقیق فقیر کی تصنیف ”ہمہ خانہ چراغ“ میں پڑھئے۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆